کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا

سیّد ریاض حسین شاہ

کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا؟

خطبات

(14)

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری، راولپنڈی پاکستان
0322-4301986
042-35803858

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُهُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الۡحَقِّ ۙ وَ لَا یَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلُ فَطَالَ عَلَیۡهِمُ الۡاَمَدُ فَقَسَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ وَ کَثِیۡرٌ مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ

''کیا ایمان لانے والوں کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ کے ذکر کے لیے ان کے دل خشوع بجالائیں اور اُس کلام حق کے لیے جو اللہ نے اتارا، مسلمانوں کو اُن لوگوں کی طرح نہیں ہونا چاہیے جنہیں اس سے پہلے کتاب ملی تھی پھر اُن پر ایک طویل مدت گزری تو ان کے دل میں سختی پیدا ہو گئی اور اُن میں سے زیادہ لوگ گناہوں میں پڑ گئے''۔

قرآن مجید صاف طور پر یہ حقائق اپنے پڑھنے والوں کے سامنے لاتا ہے کہ وہ لوگ جن کی عقلیں ایمان سے منور ہوئیں اور ان کی روحوں نے تسلیم کا ذائقہ چکھ لیا اور ان کے دلوں میں یہ بات رسوخ کر گئی۔ قرآن مجید کہتا ہے کہ ابھی تک ان کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ ایمان ان کے دلوں میں موج در موج جذبات کی صورت میں جلوہ گر ہو اور اثر انگیزی کی ایک ایسی لہر اٹھے کہ مقصود قلب وذہن حق ہو اور طبیعتیں اللہ کے ذکر سے جھک جائیں اور ہر شخص اللہ کے احکام کے لیے ہمہ تن گوش ہو جائے''۔

آیت میں قابل غور نکات یہ ہیں:

(1) گہرے احساس کی دعوت

(2) دلوں کا خشوع

(3) اہل کتاب کی زندگی سے عبرت گیری

(4) قساوت قلبی کا علاج

(5) فاسقین کے زیادہ ہونے کا غم

جذبات اور احساسات برابر برابر

قرآن مجید اصلاح کے لیے چاروں چیزوں کو کام میں لاتا ہے: پہلا تو احساس، عقل اور شعور کو بیدار کرنا ہے۔ کوئی کام شعور اور منطق کے بغیر کرنا اس کے بیجوں کو خود ضائع کرنا ہے۔ کتاب انقلاب عقول کے دروازے کھولتی ہے اور جو بات ذہن میں آجائے اسے پھر جذبات کے دوش پر سواری کراتی ہے۔ عقلیں سورج کی طرح ابھرتی ہیں اور سوچوں کی دھوپ ہر حقیقت کو منور کر دیتی ہے جب کہ جذبات بارش کی طرح برستے ہیں اور ہر حق کو نکھار کر محبوب بنا دیتے ہیں۔ جذبات کشش اور مقناطیسیت پیدا کرتے ہیں جب کہ عقل سچائیوں کو قابل تسلیم بنا دیتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ عقل سب کچھ دے بھی دیتی ہے اور لے بھی لیتی ہے جبکہ جذبات وہ صہبائے محبت ہوتی ہے جس کی تندی ختم نہیں ہوتی، اگر یہ بھی ختم ہو جائے حسن کے روپ ڈھل جاتے ہیں، روحوں اور قلوب کو مسخر کرنے کے لیے جذبات بھی ضروری ہوتے ہیں اور احساسات کی جلوہ گری بھی لازم ہوتی ہے۔ انسانوں کے اندر تسلیم کی روح پیدا کرنے کے لیے ضروری ہوتا ہے جذبات اور احساسات برابر برابر کام کریں ان دونوں کے معرکے یوسف کے کنویں، زلیخا کے حجرے، طور کی وادی میں، سفینہ نوح پر اور آتش نمرود میں کود جانے کے موقع پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ آیت عقلوں کو منور کر کے اور دل کی دھڑکنوں کو ذکر میں مست کر کے حق کی تصویر کی طرف دعوت دیتی ہے اور عبرت گیری کے لیے اہل کتاب کی تاریخ کو قاریٔ قرآن کے سامنے رکھ دیتی ہے۔

پیغام کا لبِ لباب

آیہ کریمہ کا انداز دلچسپ ہے۔ تسلیم کیا اسلامی تحریک پست سطح کی جذباتی تحریک نہیں اور

یہ آیت نرا فلسفہ بھی نہیں۔ آیت کا انداز نرالا ہے۔ وہ فکر کو جذبے سے ہم آہنگ کرے فکری بنیاد پر احساسات کو ابھارتی ہے۔ اسلامی جذبات ہمیشہ اسلامی افکار اور مفاہیم کا نتیجہ ہوتے ہیں اور اسی کے انعکاس اور انفعال سے ابھرتے ہیں۔ آیت خاص تلقینات کا سرچشمہ ہے۔ یہاں اسلامی عقیدہ جذبات سے ہم آہنگ ہو کر سامنے آتا ہے۔ سامعین! اس آیت میں کتنے جمالیاتی طریقے سے ایمان کو قلبی نرمی سے ملایا جارہا ہے اور خشوع کو ایک نئے لباس میں آیت پڑھنے والوں سے متعارف کرایا جارہا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں جذبات کا ابھار اور احساس کا تعمق دونوں اسلامی عقیدہ کو مضبوط کرتے ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ آیت کو احساس اور عقل کے بغیر سمجھا نہیں جاسکتا۔

احساسات کی صورتیں

- عقل اور احساس کی رہنمائی اس وقت منزل رسا ہوتی ہے جب عقیدہ اور ایمان منطق کی میزان پر تول کر صحیح چیز کو دلائل کے ساتھ قبول کرلے۔
- دوسرا یہ ہے کہ بعض اوقات افراد کے احساس کو قومی اور ملی ضرورتیں تجربات کے آنگن میں لے آتی ہیں اور فیصلہ صحیح کرنے کی نعمت مل جاتی ہے۔
- کامل شعور مذہبی عطیہ ہوتا ہے۔ اللہ کی دی ہوئی سمجھ انسان کو احساس کے دوش پر بٹھا کر منزل پر جا پہنچاتی ہے۔
- بدنی صحت، دماغی صلاحیت اور طبعی کوشش انسان کو کچھ کر گزرنے کا احساس دیتی ہے۔ انسان فطرت میں اس راستے پر چلتا ہے جو درست، صحیح اور مستقیم ہو۔
- حواس خمسہ عقل کو صحیح ضرب تقسیم کا ذوق دیتے ہیں اور انسان غلطیوں سے بچتا ہے۔ عقل وہ نعمت ہے جس کے بغیر نظریوں کو عقیدہ نہیں بنایا جاسکتا۔

جذبات کی پہچان

انسانی نفسیات کے کٹہرے میں دس جذبات ہیں جو اساسی رول ادا کرتے ہیں:

(1) خوشی اور مسرت بنیادی جذبہ ہے اس کی موجودگی انسان کو ایک ایسا ماحول فراہم

کرتی ہے۔ جس میں دستور حیات کو پرکھا جا سکتا ہے اور سلوک کی منزل بہتر طریقے سے طے کی جا سکتی ہیں۔

(2) اداسیاں جذبے ہیں ان کے عقب میں ایک پوری تاریخ ہوتی ہے عام طور پر انسان کا اگر کچھ کھو جائے تو محرومی ارادوں پر اثر انداز ہوتی ہے یا تو انسان پستی میں گر جاتا یا پھر نئے سفر کا عزمیہ مدد کرنے لگ جاتا ہے۔

(3) ہم ایک ماحول میں گھرے ہوئے ہیں۔ دنیا میں ہونے والے کام یا قدم بڑھانے والے لوگ جو چیز پسند نہ آئے اس پر غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔ غصہ اگر محدود ہو تو فعال مددگار بن جاتا ہے اور اگر حد سے بڑھ جائے تو ہر چیز فنا کر دیتا ہے۔

(4) چوتھا جذبہ معاملات میں پیش قدمی کرنا ہے۔

(5) خوف ایک مضبوط ترین جذبہ ہے جو ہمیں فطرت کی تعزیرات سے محفوظ کرتا ہے۔

(6) تنہائی ایک تکلیف دہ جذبہ ہے۔ یہ سزا بھی ہے اس لیے کہ انسان معاشرتی حیوان ہے اس نے جو کچھ کرنا ہوتا ہے معاشرے کے اندر رہ کر ہی کرنا ہوتا ہے بلکہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ تنہائی اپنے کرب کے ساتھ معلم بن جاتی ہے جس سے انسان بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔

(7) حسد ایک جذبہ ہے جس کا کردار ہمیشہ منفی ہوتا ہے اور یہ حسد ہی ہے جو لوگوں کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔

(8) بیزاری ایک جذبہ ہے جسے کام میں لا کر تحریک حقہ کی مدد کی جا سکتی ہے۔

(9) حیرت انگیزی ایک جذبہ ہے جو انسانوں کو نئی کیفیات کے لیے تیار کرتا ہے۔

(10) کچھ لوگوں نے اعتماد کو بھی جذبہ لکھا ہے۔ یہ اگر جذبہ نہ بھی ہو تو ماہرین نفسیات نے تشکر، احسان مند ہونے اور ممنون ہونے کو جذبہ لکھا ہے۔

یاد رہے کہ قرآن مجید کی آیات میں احساسات اور جذبات دونوں میں تحریک پیدا کی

جاتی ہے تاکہ ہدف کا حصول آسان ہو جائے۔

ایک ایسا انسان

احساسات اور جذبات ملکوتی تصورات کی تخلیق کرتے ہیں اس لیے شخصیت کو مکمل کرنے کے لیے ضروری ہوتا ہے انسان میں عقل اور جذبہ دونوں میں تحریک پیدا کی جائے۔ ضروری ہے کہ ذہن، فکر اور قلب و روح کی تطہیر ہو انشراح صدر ذہنی، قلبی اور روحی دولت کے بغیر عطیہ نہیں ہوتا۔

احساسات میں انقلاب

ایسا شخص جس کے ہاں عقل کند ہو جائے وہ اگر خلوص کے ساتھ چاہے کہ اس کی حس طاقت اس کی معاون ہو جائے تو اس کو یہ اقدامات کرنے چاہئیں:

(1) وہ دنیا کی بے ثباتی کا راز جانے اور قوت عقلیہ سے کثرت کے ساتھ یہ سوال پوچھے کہ اس کا مستقبل کیا ہے اور مذاہب جو تصویریں آخرت کی پیش کرتے ہیں ان کی روشنی میں نجات کا طریقہ کیا ہے۔

(2) وہ قدرتی مناظر سے مستفید ہو۔ انہیں غور سے دیکھے آنکھ جو کچھ دیکھے گی عقل خود بخود اس پر غور کرے گی۔

(3) قرآن حکیم کی کثرت کے ساتھ تلاوت کرے۔ آیات کے معانی میں غور و فکر کرے۔ آہستہ آہستہ قرآن اس کو اپنی دعوت کی لپیٹ میں لے لے گا۔

(4) شعراء کا اچھا، خوبصورت اور طبیعت کو متاثر کرنے والا کلام سنے۔ نعت سننا بھی اس کو فائدہ دے گا۔

(5) اچھے، صائب اور سمجھدار واعظین کا وعظ سنے۔

(6) نشے، سکر اور شراب وغیرہ سے پرہیز کرے۔

(7) تاریخ اور سیرت کا مطالعہ کرے۔

(8) مزاج جمالیاتی بنائے۔ ہر بات کو مثبت انداز میں سمجھنے کی کوشش کرے۔

(9) اہل حق کے ساتھ رہے اور اپنا رہبر اور رہنما کوئی ٹھیک آدمی مقرر کرے۔

(10) ائمہ اہل بیت کے کارناموں پر غور کرے۔ ایڈورڈ گبن لکھتا ہے:

"Imam Hussain's scarifice is for all groups and communities,an example of the path of righteousness"

"پاکبازی کے راستے پر چلنے کے لیے امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی ہر قوم کے لیے ایک بہترین مثال ہے"۔

(11) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کی عظیم قربانیوں کو زیر نظر رکھے۔

(12) کردار سازی کرنے والے صوفیا کی اتباع کریں۔

(13) گمراہیوں کی طرف لے جانے والے منفی مائنڈ رکھنے والوں کی صحبت سے بچے۔

(14) کچھ وقت تنہائی میں گزارے۔

(15) اچھی کتابوں کا مطالعہ کرے۔

(16) مشاہدہ کی روشنی میں اپنے عمل کی راہیں متعین کرے اور انعام یافتہ لوگوں کے راستے پر چلے۔

جذبات کی منفیت کیسے دور ہو؟

(1) خوشیوں اور مسرتوں کے لیے کوشش کرتا رہے تاکہ معاشی، معاشرتی منہج درست ہو۔

(2) دعائیں کرنا اور اصحاب حال بزرگوں کی دعا لینا باطن کے ظرف کو صحیح کر دیتا ہے۔

(3) اگر طبیعت میں کنجوسی، بخل اور حسد کا غلبہ ہے تو خاموش رہنے کی عادت پیدا کرنا اور سوشل لائف سے کنارہ کشی کا اختیار کرنا۔

(4) اگر طبیعت میں خوف ہو تو کسی بہادر اور صاحب کردار شخص کی صحبت میں رہنا۔

(5) اگر تنہائی مقدر ہو جائے تو معاشرتی مصروفیات بڑھا دینا۔

(6) درود شریف کثرت کے ساتھ پڑھنا طبائع میں استقرار پیدا کرتا ہے۔

(7) اللہ نے جس حال میں رکھا ہے اسی حال میں خوش رہنا۔

(8) مزاج میں اگر جذباتیت زیادہ ہو تو سماع سے گریز کرنا۔

(9) خوش مزاج ہونے کے معمولات سے استفادہ کرنا اور اپنی اہلیت کو اچھی جگہ کے لیے محفوظ کر لینا۔

(10) اگر اعتماد کا طبیعت میں فقدان ہو تو سارے کام نقد نقد کرنا ادھار رکھنا بداعتمادی پیدا کر سکتا ہے۔

تعصب نہیں سچ

سامعین کوشش کریں کہ اپنے نفسیاتی مسائل کے حل کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے کنبے کے زیر تربیت آئیں۔ انہیں وہ روحانی ٹیک حاصل ہے جو مسلم معاشرے کی اہم ضرورت ہے۔

ایک کرسچن مصنف بارالکھتا ہے:

If Hussain was one of us; we would have put a flag and minaret him in every part of the earth and caleed the people to our religion.

''اگر ہمارے پاس حسین رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت ہوتی تو ہم ان کے نام کے جھنڈے زمین کے چپہ چپہ پر گاڑھتے اور آپ کے نام کے مینار کھڑے کرتے اور یوں اپنے مذہب کو ان کے نام سے مضبوط کرتے''۔

اور آخر میں

دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے صدقے ہمارے حالات پر رحم فرمائے اور مشائخ کی نظر سے ہمیں نجات کی راہ عطا فرمادے۔ وما علی الا البلاغ